



## سوال

(172) نماز میں نیت زبان سے ضروری ہے یا نہیں

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

نماز میں نیت زبان سے کرنا بدعت ہے یا نہیں؟

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

بدعت ہے چنانچہ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ جلد اول مکتوب صد و ہشتاد و شصتم میں تحریر فرماتے ہیں ”وہیچنیں است آنچہ علماء و نیت نماز مستحسن داشتہ اند کہ باوجود ارادہ قلب بہان نیز باید گفت و حالانکہ ازاں سرور علیہ و علی آلہ الصلوٰۃ والسلام ثابت نشدہ نہ بر روایت صحیح و نہ بر روایت ضعیف و نہ از اصحاب کرام و تابعین عظام کہ بزبان نیت کردہ باشند بلکہ چون اقامت می گفتند تکبیر تحریمہ میفرمودند پس نیت بزبان بدعت باشد آہ“ اور مولانا محمد عبدالحی نے عمدۃ الروایہ میں لکھا ہے احداھا الاکتفاء بنية القلب وهو مجرى اتفاقا وهو الطريقة المشروعة الماثورة عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اصحابہ فلم یثقل عن احد منہم التکلم بنویت او انوی صلوٰۃ کذا فی وقت کذا ونحو ذلک کما حقیقہ ابن الہمام فی فتح القدر وابن القیم فی زاد المعاد واہ

ترجمہ: پہلا اس کا اکتفا کرنا ہے ساتھ نیت دل کے اور دل کی نیت کافی ہے بالاتفاق اور یہی طریقہ مشروع و مقبول ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب اور ان میں سے کسی ایک سے بھی منقول نہیں ہوا کہ انہوں نے زبانوں سے یوں کہا ہو کہ نیت کی میں نے یا نیت کرتا ہوں میں فلاں نماز کی فلاں وقت میں اور نہ مثل ان الفاظ کے اور کوئی لفظ کہتے۔ ابن ہمام رحمۃ اللہ علیہ نے فتح القدر میں اور ابن قیم نے زاد المعاد میں ایسا ہی تحقیق کیا ہے۔

اور مولانا محمد عبدالحی نے آقام النفاس میں ارقام فرمایا ہے (تنبیہ) کثیرا ما سئل عن التلفظ بالنیۃ هل ثبت ذلک من فعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واصحابہ وهل له اصل فی الشرع فاجبت بانہ لم یثبت ذلک من صاحب الشرع ولا من احد من اصحابہ الخ

ترجمہ: زبانی نیت کرنے کا مسئلہ مجھ سے بہت دفعہ پوچھا گیا کہ آیا یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے اصحاب ثابت ہے یا نہیں، اور آیا شرع میں اس کی کوئی اصل بھی ہے۔ تو میں نے یہی جواب دیا کہ نہ تو شارع علیہ السلام ہی سے ثابت ہوا اور نہ ان کے صحابیوں میں سے کسی ایک سے ثابت ہوا۔

اور مولانا محمد عبدالحی مغفور نے سعایہ میں تحریر فرمایا ہے نقل فی المرقاة عن زاد المعاد فی ہدی خیر العباد ابن القیم کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذ اقام الی الصلوٰۃ قال اللہ اکبر ولم یثقل شیئا قبلھا ولا تلفظ بالنیۃ ولا قال اصلی صلوٰۃ کذا مستقبلا للقبلة اربع رکعات اما اواموما ولا قال اداء ولا قضاء ولا فرض الوقت وهذا بدع لم یثقل عن احد قط لا بسند صحیح ولا بسند ضعیف ولا مسند ولا مرسل بل ولا عن احد من اصحابہ وما استجبہ احد من التابعین ولا الائمة الاربعین الخ و فی فتح القدر قال بعض الحفاظ لم یثبت عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بطریق صحیح ولا ضعیف انه کان یقول عند الافتتاح اصلی کذا ولا عن احد من التابعین بل المستقول اذ اقام الی الصلوٰۃ کبر وحده بدعت۔ فتاویٰ مفید الاحناف

ترجمہ: یعنی مرقاة میں ابن قیم کی کتاب زاد المعاد فی ہدی خیر العباد سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو اللہ اکبر فرماتے اور اس سے پہلے

